3853

ذمہ دار

حکومت یا تاریخ دان

مؤلف

راؤ سلطان المجاہد طاہری

سینئر سول انجینئر
او ٹی ایل۔ اوکاڑہ

لائبریری

فکرِ رضا و طاہر

ا۔ا۔ ماڈ [illegible] چوک رحمانیہ ٹیکسٹائل ملز فیصل آباد
پاکستان

3853

Marfat.com

حقدار حکومت یا تاریخ ایران

مؤلفہ

ابو سلطان المجاہد طاہری

Marfat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں۔

87103

کتاب ـــ ذمہ دار حکومت یا تاریخ داں

تصنیف ـــ اراؤ سلطان المجاہد طاہری

بار اشاعت ـــ اول اکتوبر 1986ء

تعداد ـــ 1100

ناشر ـــ دفتر لائبریری "فکر رضا و طاہر"

قیمت ـــ 7/50 روپے

مصنف سے خط و کتابت کا (عارضی)

پتہ :- سینئر سول انجینئر

* مکان 2-بی آفیسرز کالونی

* اوکاڑہ ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ

* اوکاڑہ پاکستان

دفتر لائبریری "فکر رضا و طاہر" اراؤ ہاؤس - چوک رحمانیہ ٹیکسٹائل ملز - فیصل آباد (پاکستان)

Marfat.com

اِنتساب

○

اُن خوش نصیب اسلامی ساتھیوں کے نام کہ جنہیں تاریخ کی من گھڑت کتابوں کا سیلاب بھی گمراہ نہ کر سکا۔

—— اور اُن مظلوم مسلمانوں خصوصاً طلباء و نوجوانوں کے نام۔ جو نام نہاد تاریخ دانوں کی فریب کاری کا شکار ہوئے۔ لیکن اِس مختصر کتاب کے مطالعہ کے بعد وہ اُس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ جب تک کہ انہیں یہ معلوم نہ ہو جائے کہ حق کیا ہے۔

○

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلّی ونسلّم علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہٖ اجمعین ○ اھدنا الصراط المستقیم ○

صراط الذین انعمت علیھم ○ غیر المغضوب علیھم ولا الضآلین ○

آمین ○

آغازِ سخن

میرے سامنے پانچ منصوبے ہیں پہلے منصوبے کا تعلق میری ذات سے ہے۔ جس کے تحت میں تصنیف و تالیف کا کام کر رہا ہوں۔ دوسرے منصوبے کا تعلق تاریخ دانوں سے ہے۔ تیسرے منصوبے کا تعلق معیشت دانوں، چوتھے منصوبے کا تعلق سیاستدانوں اور پانچویں منصوبے کا تعلق حق پرست گروہ کے علماءِ کرام سے ہے۔ ان حضرات کو ان کے فرضِ منصبی کی طرف متوجہ کرنے کے لیے میں اپنی ہمت و استطاعت کے مطابق کچھ نہ کچھ کام کرتے رہتے کو میں اس لیے ضروری سمجھتا ہوں کہ تاریخ، معیشت، سیاست اور دین ایسے اہم شعبوں میں ہمارے پاس ماہرین تو موجود ہیں۔ لیکن اُن موضوعات پر اُنکے کام کرنے کی رفتار بہت سُست ہے۔ جن موضوعات کی آج اُمت مسلمہ کو ضرورت ہے۔ لہٰذا عوام میں ایک طبقہ ایسا ہونا چاہیئے جو کہ ان ماہرین اور علماء حضرات کو متوجہ کرے۔ تاکہ وُہ دورِ حاضر کی ضرورت کے مطابق پاکستان کے مسلمانوں کی رہنمائی کرنے کی فکر کریں۔ لہٰذا اُسی عوامی طبقہ کا ایک فرد مجھ ناچیز کو بھی سمجھ لیا جائے۔

میری خواہش ہے۔ کہ خطوط لکھ کر، ملاقات و گفتگو کے ذریعے یا کتابچے و رسائل کی وساطت سے ماہرینِ تفسیر و تاریخ اور معیشت و سیاست کو عوام کے حقیقی مسائل کیطرف متوجہ کروں۔ اور علمائے کرام کی خدمت میں عرض کروں کہ

Marfat.com

کہ وہ پندرہویں صدی کی ضروریات کو پیشِ نظر رکھ کر عوام کی دینی رہنمائی کا فرض ادا کریں۔

یہ مختصر رسالہ میں نے تاریخ دانوں کو متوجہ کرنے کیلئے تحریر کیا ہے۔ اس سے قبل خط و کتابت بھی کی ہے۔ میری عوام سے درخواست ہے۔ کہ وہ بھی اس تحریک کو آگے بڑھانے میں اپنے وسائل اور اثر و رسوخ استعمال کریں۔ تاکہ حکومت اور مورخین بلا تاخیر اس نازک مسئلہ کی طرف اپنی توجہ مبذول کر سکیں۔ یہ مسئلہ کیا ہے؟ .... اس مختصر رسالہ کے مطالعہ سے سب کچھ واضح ہو جائے گا۔

پیارے مسلمان ساتھیو!

اس المناک مسئلہ کی تہہ تک پہنچنے کیلئے خود بھی "ذمہ دار حکومت یا تاریخ دان" کا مطالعہ کریں۔ اور دوسرے پیارے ساتھیوں کو بھی اسے پڑھنے کی دعوت دیں۔

آپ کا ساتھی

ادارہ سلطان المجاہد طاہری

Marfat.com

عنوانات

اسکی تین وجہ ہیں ــــ پہلی دوسری اور تیسری وجہ ــــ لولی لنگڑی تاریخ ــــ 5 فیصد مسلمانوں کے علماء پر پابندی
12 - 20

ایک قدرِ مشترک ــــ مجدد الف ثانی ــــ شیخ عبد الحق محدث دہلوی ــــ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ــــ شاہ مخصوص اللہ محدث دہلوی ــــ پہلا گروہ
21 - 25

دوسرا گروہ ــــ ابنِ تیمیہ و محمد بن عبد الوہاب ــــ شاہ اسماعیل دہلوی ــــ مولانا اشرف علی تھانوی ــــ گروہ کا آغاز ــــ کافروں کی مشہور حکمتِ عملی ــــ دس اسرائیل ــــ قادیانی ریاست۔
26 - 32

اس تفصیل کا مقصد ــــ دو قومی نظریہ ــــ معمولی موقف نہیں ــــ اعلیحضرت مجدد امام ــــ علامہ اقبال و قائدِ اعظم ــــ فرقہ پرستی اب ختم ہونی چاہیئے۔
33 - 36

Marfat.com

سکولوں اور کالجوں میں غلط تاریخ ــــ معصوم نسل تباہ ــــ حکومتِ پاکستان انکوائری کرے ــــ محبِ وطن مؤرخین اور دانشور ــــ تاریخ کی کتابیں کن کے لیے ــــ پاکستان میں اب تک کیا ہوا۔

39 — 37

دو قومی نظریہ ــــ اتنے عظیم شخص کیلئے المیہ یہ ــــ صدر، وزیر اعظم اور وزراء اعلیٰ صاحبان ــــ انصاف کی نظر ادھر بھی ــــ دھوکہ صرف 20 فیصد کی خوشنودی کے لیے ــــ

42 — 40

Marfat.com

ارشادِ خداوندی

جلّ جلالہٗ

اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًاط
وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ ۙ

(ترجمہ)

*

اور جس نے موت اور زندگی
پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو
تم میں کس کا کام زیادہ
اچھا ہے ۔ اور وہی
عزت والا ۔ بخشش
والا ہے ۔

*

(سورہ ملک آیت 2)

Marfat.com

بس خامۂ خام نوائے رضا

لَمْ یَاْتِ نَظِیْرُکَ فِیْ نَظَرٍ¹ - مثل تو نہ شد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سر سو - ہے تجھ کو شہ دوسرا جانا
اَلْبَحْرُ عَلَا وَالْمَوْجُ طَغٰی² - من بیکس و طوفاں ہوشربا
منجدھار میں ہوں بگڑی ہے ہوا - موری نیّا پار لگا جانا
اَنَا فِیْ عَطَشٍ وَّسَخَاکَ اَتَمّ³ - اے گیسوئے پاک اے ابرِ کرم
برسن ہارے رم جھم رم جھم - دو بوند ادھر بھی گرا جانا
اَلرُّوْحُ فِدَاکَ فَزِدْ حَرْقًا⁴ - یک شعلہ دگر برزن عشقا
مورا تن من دھن سب پھونک دیا - یہ جان بھی پیارے جلا جانا
بس خامۂ خام نوائے رضا - یہ طرز میری نہ یہ رنگ مرا
ارشادِ احبّا ناطق تھا - ناچار اس راہ پڑا جانا

٭ اعلیحضرت مجدد امام احمد رضا

ع¹ :- حضور کا نظیر کسی کو نظر نہ آیا۔ ع² :- سمندر اونچا ہوا۔ اور موجیں طغیانی پر ہیں
ع³ :- میں پیاس میں ہوں اور تیری سخاوت زیادہ کامل و تام ہے۔
ع⁴ :- جان تیرے قربان۔ اپنی سوزش زیادہ کر۔

Marfat.com

ارشادِ غوثِ پاک رضی اللہ عنہ

"...... جب عمارت بنیاد پر ہو
تو ثابت اور مضبوط ہوتی ہے۔
اگر بنیاد پر نہ ہو تو جلدی
گر جاتی ہے ...."

فتح الربانی 307

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الذی خلق الموت والحیوٰۃ لیبلوکم ایکم احسن عملاط وھو العزیز الغفورہ

(ترجمہ)

اور جس نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری
جانچ ہو۔ تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے
اور وہی عزت والا بخشش والا ہے۔
(سورہ ملک آیت 2)

ذمّہ دار حکومت یا تاریخدان

○

ـــــــــــ ہمارے تاریخ داں اور مورخین برصغیر میں مسلمانوں کی دینِ اسلام کیلئے جدوجہد،، کی تاریخ کو از سر نو مرتب کریں۔ یہ بات اب صیغہ راز میں نہیں رہی ہے۔ کہ پاکستان کے تعلیمی اداروں میں اب تک جو تاریخ کی کتابیں پڑھائی جاتی رہی ہیں۔ وہ حقائق کے خلاف تھیں۔ اور من گھڑت واقعات پر مشتمل تھیں۔ لہذا آج ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ پاکستان کے مسلمان تاریخ کے حوالہ سے ذہنی اور فکری انتشار کا شکار ہیں۔ اور اس سے ہمارے تعلیمی نظام کے کھوکھلا پن کا بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ افسوس! ہم آج سے 39 سال پہلے قیام پاکستان

Marfat.com

کے وقت جہاں کھڑے تھے۔ مؤرخین نے ہمیں وہاں بھی کھڑا نہیں رہنے دیا۔ قوم میں فکری ہم آہنگی نہ رہی۔ عوام کا حکومت کے تعلیمی نظام پر سے اعتماد اٹھ گیا۔ اور اب لوگ صرف امتحان پاس کرنے اور ملازمت حاصل کرنے کیلئے تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اصل واقعات اور حقائق کو بالائے طاق رکھ کر تاریخ کی کتابیں کیسے مرتب ہوگئیں۔ اور پاکستانی قوم پر ان غلط کتابوں کو کیوں مسلط کر دیا گیا ....

اسکی تین وجہ ہیں پہلی وجہ تو یہ ہے کہ پاکستان کی تاریخ مرتب کرنے والے (غلام رسول مہر اور اُس کے زیر اثر تاریخ داں) اہلحدیث وغیرہ مکتبہ فکر کے تھے۔ انہوں نے اپنے نقطۂ نظر سے غلط تاریخ مرتب کر دی۔ قیام پاکستان کے بعد مسلمان آباد کاری اور ذرائع معاش کی مشکلات سے نبرد آزما تھے۔ اور ہمارے نام نہاد تاریخ داں بڑی تسلی اور آرام سے اپنے مقصد کے مطابق پاکستان کیلئے تاریخ کی کتابیں تحریر کرتے رہے۔ انہوں نے یہ بھی جھجھک محسوس نہیں کی کہ پاکستان کے پچھتر فی صد مسلمان تو اہلسنت و جماعت عقائد رکھتے ہیں۔ بھلا من گھڑت تاریخ انہیں کیا فائدہ دے گی۔ لیکن مؤرخین کا ایک ہی مقصد تھا۔ کہ قوم کے طالب علموں کو غلط اور اپنے مطلب کی تاریخ یاد کرا دی جائے۔ تاکہ آئندہ نسلیں انتشار اور خلفشار کا شکار ہو جائیں۔

دوسری وجہ دوسری وجہ یہ تھی کہ مؤرخین مسلمانوں کی تاریخ لکھنے کے اہل ہی نہ تھے۔ ان کی نا اہلی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے

Marfat.com

کہ وہ یہ تک نہ جانتے تھے۔ کہ مسلمانوں کی تاریخ اور غیر مسلموں کی تاریخ مرتب کرنے میں کیا فرق ہوتا ہے۔

مسلمانوں اور غیر مسلموں کی تاریخ مرتب کرنے میں فرق

اصل بات یہ ہے کہ مسلمانوں کی تاریخ اور غیر مسلموں کی تاریخ مرتب کرنے میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ غیر مسلم (خصوصاً مغربی ممالک میں) تاریخ دانوں کا طریقہ یہ ہے کہ وہ سیاسی جدوجہد اور سیاسی تحریکوں کے تناظر میں تاریخ کی کتابیں مرتب کرتے ہیں۔ یعنی سیاسی تنظیموں اور اداروں کو اولیت دیگر ماضی کے واقعات، وحالات کا تجزیہ کرتے ہیں۔ کوئی سیاسی تحریک یا جماعت بے شک چند جلسے جلوس اور اخبارات میں بیانات و اعلانات تک ہی محدود کیوں نہ ہو۔ مغربی طرز پہ تاریخ مرتب کرنے والے مؤرخین ایسی تنظیموں اور تحریکوں کو بھی اپنی تاریخ کی کتابوں میں اولیت دینگے۔ اس کے مقابلہ میں

اسلامی طرز پہ تاریخ مرتب کرنیوالے مؤرخین اپنی تاریخ کی کتابوں میں اولیت اُن تحریکوں، جماعتوں اور اداروں اور حلقوں کو دیں گے۔ جن کی وجہ سے مسلمانوں کی کثیر تعداد نے روحانی فیض حاصل کیا۔ مسلمان عوام کی اکثریت اُن اداروں اور حلقوں سے مستقل وابستہ ہوئی۔ یہ دینی حلقے اور ادارے ہی مسلمان مؤرخ کے نزدیک مسلم معاشرہ میں تبدیلی لانے کی اصل تحریکیں اور جماعتیں ہوتی ہیں —— کسی دینی حلقہ یا ادارہ کی سرپرستی دراصل ایک بہت بڑا سکالر، امام اور محقق کرتا ہے۔ وہ تحقیق اور دلائل کے ذریعے مسلمان عوام کے سامنے درست عقائد پیش کرتا ہے۔ پھر

Marfat.com

جس امام اور محقق کی تحقیق و فکر کو مسلمانوں کی اکثریت دل و جان سے
تسلیم کر لیتی ہے ۔ غیر جانبدار مورخ کے نزدیک وہ امام اور محقق تاریخ
کی اہم ترین شخصیت بن جاتا ہے ۔ اسلامی طرز پر تاریخ مرتب کرنے
والا تاریخ داں ایسے امام اور محقق کو اپنی کتاب کی ہر سطر میں اپنی نظروں
کے سامنے رکھتا ہے ۔ اور ایسے امام اور محقق کا قائم کیا ہوا ادارہ
اور حلقہ کا ذکر بھی شہ سرخیوں کے ساتھ کرتا ہے — لیکن
ہماری تاریخ کی کتابیں تو گویا ردی کے کاغذات میں بیچنے کیلئے چھاپی
جا رہی ہوں ۔ سرزمینِ برصغیر پر ہر ۱۰۰ ریس مجدد یا امام آیا ۔ جس نے اپنی
تحقیق ، فکر اور دلائل سے ملکی اور غیر ملکی کفار اور اُس کے ایجنٹوں کے خود
ساختہ نظریوں کو باطل ثابت کیا ۔ اور دینِ اسلام کو دوبارہ زندہ کیا مسلمانوں
کے عقائد کی حفاظت کی اور قرآن و سنت سے بھٹکنے والوں کا ہر وقت تعاقب
کیا ۔ (اس کا ذکر آگے بیان ہوگا ۔) لیکن افسوس کہ تاریخ کی کتابوں میں
اہمیت اُن کے مخالفوں کو دی گئی ۔ شہ سرخیوں کے ساتھ اُن کا ذکر کیا گیا ۔
جن کے معتقدوں اور ماننے والوں کی تعداد پاکستان میں 25 فیصد بھی نہیں
ہے — ہمارے مورخین نے پہلی غلطی تو یہ کی کہ اسلامی طرز کو چھوڑ کر
مغربی طرز اختیار کر کے تاریخ کی کتابوں کو مرتب کیا ۔ اور دوسری غلطی یہ کی کہ
من گھڑت اور حقائق کے منافی واقعات کو تاریخ کا حصہ بنا دیا گیا ۔

تیسری وجہ

تیسری وجہ غلط تاریخ لکھنے کی یہ ہے ۔ کہ جس نظریہ
اور عقیدہ کا ایک شخص ہوگا ۔ لازماً وہ اپنے کام میں اپنے عقیدہ و
نظریہ کو سرفہرست رکھے گا ۔ اور وہ ہر تحقیق اور تحریر کا نتیجہ اپنے عقیدہ

Marfat.com

اور نظریہ کے مطابق نکالے گا۔ یہ اُس کی مجبُوری ہے۔ کسی شخصیت کی ظاہری قابلیت سے متاثر ہو کر یہ سمجھ لیا جائے کہ وُہ ملک کا عظیم مصنف ہے۔ لہذا اُس کے ذمہ کوئی کام لگا دیا جائے۔ اور توقع یہ رکھی جائے کہ وُہ اپنے عقائد اور نظریات کو اپنے کام سے دُور رکھ دے گا۔ تو یہ خام خیالی نہیں تو اور کیا ہے۔ بالکل یہی حشر ہماری تاریخ کی کتابوں کے ساتھ ہوا۔ غلام رسول مہر اور اُس کے زیرِ اثر حواریوں کو تاریخ لکھنے کا ٹھیکیدار بنا دیا گیا۔ اب وُہ لوگ تو عقائد اور نظریات کے لحاظ سے پاکستان کی 25 فیصد آبادی کی نمائندگی بھی نہیں کرتے تھے۔ ظاہر ہے۔ کہ انہوں نے تاریخ کو اپنے نظریہ اور عقائد کے مطابق ہی تحریر کرنا تھا۔ چونکہ اُن کی تحریروں کو حکومت پاکستان کی تحریر سمجھا گیا۔ لہذا بلی کے گلے میں گھنٹی باندھنے کی جُرأت کون کرتا۔ مسلمان عوام نے یہی سمجھا کہ آخر حکومت جیسی اونچی سطح پہ کوئی غلط تحقیق تو نہیں ہو سکتی۔ لہذا حکومت جو تاریخ لکھ رہی ہے۔ وُہ صحیح ہی ہوگی ــــ!

اسلامی ساتھیو! یہ تین وجوہات تھیں۔ جن کے سبب پاکستانی مسلمانوں پر تاریخ کی غلط کتابیں مسلط کر دی گئیں۔ تاریخ میں سب سے بلند مقام اُس شخصیت کو دیا جاتا ہے جو اُس ملک کے مسلمانوں کی اکثریت کا امام اور پیشوا ہو۔ ماضی کی جب تاریخ بیان کی جاتی ہے۔ تو ظاہر ہے۔ کہ ماضی میں بہت سے محققین اور امام ہوئے۔ ہر محقق نے اپنا علیحدہ حلقہ اور ادارہ قائم کیا۔ ہر محقق نے یہی دعویٰ کیا جو کچھ اُس نے تحقیق کی ہے۔ اُسکے مطابق صحیح عقائد یہ ہیں اور غلط عقائد یہ ہیں۔ پھر ایسا ہوتا ہے کہ ایک محقق اپنی وسعتِ علمی کے ذریعے تحقیق، فکر اور دلائل پیش کر کے دوسرے

Marfat.com

دوسرے محققین کی غلطیوں اور خامیوں کو دور کر دیتا ہے یا ان سے بہتر تحقیق پیش کرتا ہے۔ اب یہ فیصلہ کرنا کہ ایسا محقق کون ہے جو اُن میں وہ محققِ اعظم ،، ہو۔ اس کا بالکل آسان طریقہ یہ ہے کہ جس محقق کی تحقیق اور دلیل اتنی جاندار اور برحق تھی کہ مسلمانوں کی اکثریت اُسکو قبول کرنے پر مجبور ہوگئی۔ تو اُس محقق کو ہم "امامِ ملت" اور "محقق اعظم" کہیں گے کسی ملک کی تاریخ میں سب سے اہم مقام اُسی کو حاصل رہے گا۔ جو ماضی قریب میں اپنی تحقیق، فکر اور دلائل کی وجہ سے ملک کے مسلمانوں کی اکثریت کا "دینی رہنما" اور امام تسلیم کر لیا گیا۔ اور جس کے پیروکار مسلمانوں کی موجودہ دور میں بھی اکثریت ہو۔ اور جن محققین اور مفکرین کی فکر اور تحقیق کو مسلمانوں کی معمولی تعداد نے قبول کیا ہو۔ انکی حیثیت تاریخ کی کتابوں میں ثانوی ہوگی۔ اسی طرح جس محقق اور عالم دین کی فکر اور نظریات کو صرف گنتی کے افراد نے تسلیم کیا ہو۔ اور وہ بھی اُسکی زندگی میں —— اور بعد میں اُسکے ماننے والوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر رہ گئی ہو۔ تو صاف ظاہر ہے کہ ایسے محقق اور مفکر کو تاریخ کی کتابوں میں جو مقام دیا جائے وہ بہت معمولی ہوگا۔ اسی طرح بعض محققین اور مفکرین ایسے بھی ہوئے۔ کہ انہوں نے بڑے مضبوط ادارے قائم کئے۔ لیکن ان کی تحقیق اور فکر قرآن و سنت سے متصادم ہوگئی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آج اُن کے عقاید کے پیروکار عوام میں چند ہزار بھی نظر نہیں آتے ہیں۔ اس گروہ کے لوگوں میں ڈپٹی نذیر احمد، سر سید احمد خاں، الطاف حسین حالی، غلام احمد پرویز وغیرہ شامل ہیں۔

کچھ نام نہاد مفکرین ایسے بھی ہوئے جو زیادہ ہی خوش فہمی کا شکار ہو گئے۔ اور نبوت کا دعویٰ کر بیٹھے۔ مثلاً غلام احمد قادیانی —— لہذا باطل

Marfat.com

عقائد کے اعتبار سے تاریخ کی کتابوں میں ایسے تمام نام نہاد مفکرین اور محققین کا تذکرہ حقارت کے ساتھ کیا جائے گا۔

اسلامی ساتھیو! اب بات واضح ہو گئی کہ اسلامی طرز پر تاریخ مرتب کرنے اور مغربی طرز پر تاریخ مرتب کرنے میں کتنا فرق ہے۔ مغربی طرز پر تاریخ مرتب کرنیوالے مورخین اُس دور کی سیاسی جماعتوں اور تحریکوں کے پس منظر میں واقعات کا جائزہ پیش کرتے ہیں۔ اور اِسے تاریخ میں اوّل مقام دیتے ہیں۔ لیکن اسلامی طرز پر مرتب ہونے والی تاریخ میں انہیں ثانوی حیثیت دی جاتی ہے۔

چونکہ دینِ اسلام میں سیاست دین سے جُدا نہیں ہے۔ لہذا مسلمانوں کے جتنے دینی حلقے ہیں۔ وہی اُن کے سیاسی ادارے و جماعت بھی ہیں۔ اور جس حلقہ کا جو سب سے بڑا اور مستند محقق و مفکر ہوگا۔ سیاسی و مذہبی ہر قسم کے مقام کا وہی مستحق قرار پائے گا۔ مثلاً پاکستان کے پچھتر (75) فیصد مسلمان "حلقہ دارالعلوم بریلی" کے اعلحضرت مجدد امام احمد رضا کی تحقیق و فکر سے متفق ہیں۔ اور اُسے اپنا دینی رہنما تصور کرتے ہیں۔ اور اسی طرح پاکستان کے کافی مسلمان "حلقہ دارالعلوم دیوبند" کے مولانا اشرف علی تھانوی وغیرہ کی تحقیق و فکر سے اتفاق کرنے والے ہیں۔ اور اُسے اپنا دینی پیشوا سمجھتے ہیں ـــــ اب اگر کوئی مورخ اپنی کتاب میں مولانا شاہ احمد نورانی، اور مولانا عبدالستار خاں نیازی مولانا فضل الرحمٰن اور مولانا شاہ محمد امروٹی اور ان کی سیاسی جماعتوں کا ذکر تو کئی ابواب میں کرے ـــــ لیکن "حلقہ دارالعلوم بریلی" اور اعلحضرت مجدد امام احمد رضا یا "حلقہ دارالعلوم دیوبند" اور مولانا اشرف علی تھانوی کا

Marfat.com

ذکر تک بھی نہ کرے۔ تو کیا ایسی کتاب کو تاریخ کی کتاب کہا جائے گا۔ ہرگز نہیں۔ چونکہ غیر مسلموں اور مغربی ملکوں میں مذہب کی حیثیت ایک ذاتی معاملہ تک محدود ہے۔ اور مذہبی اداروں اور مذہبی سکالروں کی تحقیق اور فکر کا سیاست، حکومت اور نظام سلطنت سے تعلق نہیں ہوتا ہے۔ وہاں سیاسی جماعتیں اور پارلیمنٹ جو فیصلے اور نتیجے اخذ کرتی ہیں۔ اور حالات کے مطابق جو موقف اختیار کرتی ہیں۔ وہی ان کیلئے دین اور دُنیا ہے لہذا وہاں کے مورخین تاریخ لکھتے وقت سیاسی تحریکوں کی کارکردگی اور سرگرمی کو ہی اولیت دیتے ہیں۔

اسلامی ساتھیو! ان تمام حقائق کو سامنے رکھ کر اب ہم اپنے گریبان میں جھانکیں اور یہ دیکھیں کہ پاکستان کے مورخین نے پہلے تو تاریخ کی کتابیں اسلامی طرزِ ترتیب کو چھوڑ کر مغربی طرزِ ترتیب پر لکھنے کی غلطی کی اس کے بعد جو

لولی لنگڑی تاریخ

لکھی بھی تو واقعات کو حقائق کے مطابق بیان نہیں کیا۔ بلکہ من گھڑت اور خود ساختہ تصویر کشی کی گئی ——— ان مورخین کی کتابیں اُس دور کی چھوٹی چھوٹی ہندو تنظیموں کا ذکر تو کر رہی ہیں۔ لیکن اُسی دور میں "حلقہ دارالعلوم بریلی" اور "حلقہ دارالعلوم دیوبند" اپنی تحقیق اور سرگرمیوں کے اعتبار سے عروج پر تھے۔ لیکن اِن کا تاریخ میں ذکر تک نہیں ہے۔ حالانکہ یہ اتنے بڑے حلقے ہیں کہ پاکستان کے نوّے فیصد مسلمان آج بھی ان حلقوں سے متعلق ہیں۔ لہذا اِن حلقوں اور ان حلقوں کے نامور محققین اور مفکرین کے تفصیلی حالات بیان کئے بغیر مسلمانوں

Marfat.com

کی جد وجہد کی تاریخ کو "برصغیر کے مسلمانوں کی تاریخ" کا نام دینا پاکستانی مسلمانوں کے ساتھ مذاق نہیں تو اور کیا ہے۔

پوچھنے پر جواب دیا جاتا ہے۔ کہ اس سے فرقہ ورانہ کشیدگی بڑھتی ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ آپ نے تاریخ میں حقائق بیان کرنے ہیں۔ یا فرقہ ورانہ کشیدگی کا بہانہ بنا کر خود ساختہ اور من گھڑت واقعات بیان کرنے ہیں۔ جن شخصیتوں کو آپ زبردستی قومی ہیرو بنا کر پیش کر رہے ہیں۔ آخر وہ بھی تو کسی فرقہ اور عقیدہ کے علماء تھے ــــــ کیا یہ فرقہ ورانہ کشیدگی نہیں ہے۔ صرف حق بیان کرنا ہی کشیدگی میں شامل ہے؟

ایسے مورخین بلیک لسٹ ہونے چاہئیں۔ دراصل ایسے تاریخ دانوں کا تعلق ایسے عقائد رکھنے والے "مسلمانوں" سے تھا۔ اور ہے جن کی پاکستان میں آبادی 25 فیصد بھی نہیں ہے۔ پھر ان کو 75 فیصد آبادی کی ترجمانی کرنے پہ زبردستی کیوں مسلط کیا ہوا ہے۔ ان کی لکھی ہوئی کتابیں ضبط یا تلف کر دی جائیں یا پھر ان ممالک میں بھیج دی جائیں۔ جہاں پہ اُن کے ہم عقیدہ مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ اور جن ممالک نے پاکستان کے پچھتر فیصد مسلمانوں کی آبادی کے جید علمائے کرام، مفتیوں اور سکالروں پہ اپنے ملکوں میں داخلہ کی پابندی کر رکھی ہے۔ افسوس بے حد افسوس!! الٹی گنگا بہہ رہی ہے۔ اور سب خاموش ہیں۔ جیسے سانپ سونگھ گیا ہو۔

O

برصغیر کے ماضی میں جھانکیں تو ہر دور میں برصغیر کے مقامی کافروں اور غیر ملکی کافروں نے مل کر اسلام کے خلاف سازشیں کیں۔ اور کچھ

Marfat.com

مسلمانوں کو خرید کر اپنا ایجنٹ بنایا اور پھر اُن سے ملکر من گھڑت تشریحات اور باطل عقاید کو دینِ اسلام میں شامل کرنے کی کوشش کی۔ تاکہ دینِ اسلام اپنی اصلی شکل صورت میں باقی نہ رہے — لیکن دین کا محافظ اللہ تعالٰے ہے۔ خداوند کریم نے ہر دور میں مجدّد اور محققین بھیجے۔ انہوں نے تحقیق اور دلائل سے ملکی اور غیر ملکی کفار اور اُن کے ایجنٹوں کے خود ساختہ غلط عقائد کو باطل ثابت کیا۔ اور دینِ اسلام کا بول بالا کیا۔ کسی بھی دور کے مجدّد اور محقق حق کی تاریخ اٹھا کر دیکھ لیجئے۔ اُن میں ایک قدرِ مشترک ضرور ملیگی کہ وہ کفار خواہ اندرونِ ملک کے ہندو ہوں یا غیر ملکی انگریز یا ایرانی و تورانی ہوں — دونوں میں سے کسی کے ہم دوست نہیں۔ اور دونوں کفار ہمارے برابر دشمن ہیں۔"

○

خلفائے راشدین کے دور ہی سے عرب مسلمانوں کا برِ صغیر میں آنا جانا شروع ہو گیا۔ محمد بن قاسم، محمود غزنوی اور محمد غوری کے زمانوں میں مسلمانوں کی آمد کا سلسلہ تیز ہوا۔ مال و دولت کو ٹھکرا کر محمود غزنوی نے سومنات کے بتوں کو منہدم کر دیا۔ اور ثابت کر دیا کہ کافر ہمارا دشمن ہے۔ خواہ مقامی ہندو ہو یا کوئی دوسرا کافر —

بازوؤں کو تو دے قوتِ حیدری
بُت ہر اک بُتکدہ کے گراتا رہوں

ساتھ ہی خانقاہی نظام کی شکل میں دینی حلقے صوفیائے عظام اور اولیائے کرام کی زیرِ سرپرستی منظرِ عام پر لائے۔ پھر برِ صغیر میں مسلمانوں پر ملکی اور غیر ملکی کفار کی مختلف تحریکوں اور سازشوں کی یلغار ہوئی اور قسم قسم کے اسلام دشمن

Marfat.com

لٹریچر اور کتابوں کی بھرمار کا دور آیا۔ تو مسلمانوں میں محققین اور مفکرین نے اصلاح احوال کیلئے قدم اور قلم اٹھایا۔

○

مغل بادشاہ جہانگیر کا دور آیا۔ تو اکبر بادشاہ کا قائم کردہ "دینِ الٰہی" اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ ظاہر ہوا۔ اور اسی دوران کفر اور اسلام کو ملا کر ایک مذہب کی دعوت دینے والی تحریکیں (تحریک بھگت کبیر۔ تحریک باباگرو نانک ___ بھگتی تحریک وغیرہ) منظرِ عام پر آئیں۔ اندرونِ ملک یہ ہندو تحریکیں اسلام کے خلاف صف آرا تھیں۔ اور دوسری طرف مغل بادشاہوں کے غیر ملکی ایرانی و تورانی مشیر ہندو و کفار کے ساتھ مل گئے تھے۔ اسلام کے خلاف انہوں نے دینِ الٰہی کھڑا کیا۔ اس نازک دور میں اسلام کی خدمت کیلئے اللہ تعالیٰ حضرت مجدد الف ثانی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ پیدا فرمائے انہوں نے اپنی تحقیق اور فکر سے "دینِ الٰہی" کو باطل ثابت کیا۔ ملکی کفار اور مغلیہ دربار کے غیر ملکی منافقین کی سازشیں ناکام ہوئیں اور بعد میں ایک وقت ایسا آیا کہ اورنگ زیب عالمگیر کے دور میں مغلیہ دربار منافق اور کافر مشیروں سے صاف ہو گیا۔

○

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور حضرت مجدد الف ثانی کی دین کے لیے کوششیں بعد میں رنگ لائیں۔ اور اورنگ زیب عالمگیر کے دور میں اسلامی قوانین کے متعلق فقہ کی ایک ضخیم کتاب "فتاویٰ عالمگیری" سنی علماء نے اتفاق رائے سے لکھی

~~67605~~
87103

Marfat.com

○

اورنگ زیب عالمگیر کی وفات کے بعد برصغیر کے مسلمانوں پر مصائب و آلام کا پھر ایک دور آیا۔ برصغیر میں یورپی تاجروں اور غیر ملکی کمپنیوں کا اثر و نفوذ بڑھا۔ دوسری طرف اندرون ملک کے کفار مرہٹے پیش قدمی کرتے ہوئے دہلی تک آپہنچے۔ اور دور دراز کے حکمرانوں نے خود مختاری اختیار کر لی۔ امراء اور رؤساء سازشوں اور خانہ جنگیوں اور خود غرضیوں میں مصروف ہو گئے۔

گویا ایک طرف اندرون ملک کفار کی مسلمانوں کے خلاف سرگرمیوں کا جال بچھ گیا۔ اور دوسری طرف غیر ملکی یورپی کفار نے اپنے زہریلے پنجے برصغیر کی سرزمین میں پیوست کر دیئے۔ قریب ہی تھا کہ مرہٹے دہلی پر قبضہ کر کے "ہندو راج" قائم کر لیتے۔ خداوند کریم نے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کو محافظ دین بنا کر بھیج دیا۔ انہوں نے ملکی و غیر ملکی کفار کا زور توڑنے کیلئے احمد شاہ ابدالی کو دعوت دی۔ احمد شاہ ابدالی نے مرہٹوں کو شکستِ فاش دی۔ شاہ ولی اللہ نے ایسی مجددانہ شان سے دین کی خدمت کی کہ انہوں نے نہ ہی ملکی کفار ہندوؤں سے گٹھ جوڑ کیا۔ اور نہ ہی غیر ملکی کفار انگریزوں سے دوستی گانٹھی۔ بلکہ دونوں کافروں کو مسلمانوں کا دشمن تصور کیا۔

○

شاہ ولی اللہ کا گھرانہ ایک علمی گھرانہ تھا۔ دین کیلئے اُنکی خدمات برصغیر کے مسلمانوں پر احسان عظیم ہے۔ شاہ ولی اللہ نے برصغیر میں قرآن مجید کا پہلا فارسی ترجمہ کیا۔ ان کے لڑکے شاہ رفیع الدین نے پہلا اردو ترجمہ کیا۔

لیکن شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد

Marfat.com

دو گروہوں میں تقسیم ہوگئی ۔ یہاں سے برصغیر کے مسلمانوں میں فرقہ بندی اور مسلکی گروہ بندی کا آغاز ہوگیا ۔ برصغیر میں اس سے پہلے مسلمانوں کا صرف ایک ہی مسلک (اہل سنت وجماعت) تھا ۔ یا شیعہ مسلک کی کچھ تعداد تھی لیکن شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں علماء جب عقیدہ کے اعتبار سے دو گروہوں میں بٹ گئے ۔ تو یہ مسلمانوں کے عقائد پر تیسرا شدید حملہ تھا ۔ پہلا حملہ " دینِ اکبری " کی شکل میں ہوا تھا اور حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمہ نے یہ حملہ پسپا کر دیا ۔ تھا ۔ دوسرا حملہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے شاہ ولی اللہ کو مسلمانوں کو اصلاح اور عقائد کی حفاظت کیلئے بھیج دیا ۔ برصغیر کے مسلمانوں کے عقائد خراب کرنے کا تیسرا دور شاہ ولی اللہ کی اولاد میں علماء کے دو گروہوں میں بٹ جانے سے ہوا ۔

پہلا گروہ

پہلے گروہ میں وہ علماء شامل ہیں ۔ جن کے عقائد و نظریات انکے باپ دادا شاہ ولی اللہ کے عقائد کے مطابق تھے ۔ یہ " علماء حق " کا گروہ تھا ۔ اور اس گروہ کے علماء میں وہی

قدر مشترک موجود تھی

جو کہ مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمہ اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ میں تھی ۔ یعنی کافر خواہ ملکی ہو یا غیر ملکی اُن میں سے کسی ایک کے ساتھ دوستی اور دوسرے ساتھ دشمنی نہیں ہو سکتی ۔ بلکہ کافر خواہ کوئی بھی ہو وہ اسلام کا اور مسلمانوں کا دشمن ہے ۔

دوسرا گروہ

دوسرے گروہ میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ

Marfat.com

کی اولاد میں وہ علماء شامل ہیں جنہوں نے اپنے باپ دادا کے عقائد ترک کر دیئے۔ یہ لوگ محمد بن عبدالوہاب کی فکر سے متاثر ہو گئے۔ اور انہوں نے وہابی اور اہلحدیث نظریات کو اپنا لیا۔ اس گروہ کے بانی شاہ اسماعیل دہلوی اور مولانا عبدالحئی ہیں۔ ان علماء نے اپنا پیر سید احمد بریلوی کو بنا لیا۔ یہ شخص ایک عرصہ تک انگریزوں کی ملازمت میں رہا۔ نہ یہ عالم دین تھا۔ اور نہ ہی کسی تعلیمی ادارہ سے سند یافتہ تھا۔

اس گروہ کے بانی اور پیشوا شاہ اسماعیل دہلوی نے جب باطل عقائد اختیار کر لئے تو شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی وفات کے بعد اُس نے محمد بن عبدالوہاب کی کتاب "التوحید" کو پیش نظر رکھ کر ایک کتاب "تقویۃ الایمان" لکھی۔ یہ کتاب باطل عقائد سے آلودہ تھی۔ پھر ایک کتاب "صراطِ مستقیم" لکھی۔ یہ کتاب بھی اختلافات کا پلندہ تھی۔ کتاب "تقویۃ الایمان" کی اشاعت کے بعد شاہ اسماعیل دہلوی کے باطل عقائد جب کھل کر سامنے آ گئے۔ تو سب سے پہلے شاہ رفیع الدین محدث دہلوی کے بیٹے و شاگرد حضرت شاہ مخصوص اللہ محدث دہلوی اور شاہ محمد موسیٰ محدث دہلوی (جو کہ شاہ اسماعیل دہلوی کے چچازاد بھائی تھے) و دیگر علماء نے 5 رمئی 1825ء مطابق 18 رمضان المبارک 1240ھ کو شاہ اسماعیل دہلوی کے خلاف کفر کا فتویٰ صادر کر دیا۔ کہ وہ کافر، مرتد اور بے دین ہے۔ فتویٰ کے الفاظ یہ تھے۔

(تقویۃ الایمان کے)

"بے ہودہ کلام کا قائل اسماعیل دہلوی شریعت غراء کے نزدیک بلاشبہ کافر و مرتد ہے۔ ہرگز مومن و مسلمان نہیں۔ اور اس کے بارے میں شرعی

Marfat.com

حکم یہ ہے۔ کہ اُسکی گردن ماردی جائے۔ اور اُسے کافر قرار دیا جائے ہے[1]
شاہ رفیع الدین کے بیٹے شاہ مخصوص اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے
شاہ اسماعیل دہلوی کی کتاب "تقویۃ الایمان" کے ردّ میں ایک کتاب "معید
الایمان" بھی لکھی۔ عطائے حق کا شاہ اسماعیل دہلوی کے خلاف یہ فتویٰ
کہ "اُسکی گردن ماردی جائے۔" خداوندکریم نے علماءِ حق کے ان الفاظ
کو سچے کر دکھایا کہ شاہ اسماعیل دہلوی اور سید احمد بریلوی بالاکوٹ کے مقام پر
قتل کر دیئے گئے۔ جسکو اہل حدیث اور دیوبندی حضرات کہتے ہیں۔ کہ
وہ "شہید" کر دیئے گئے۔

اسلامی ساتھیو! اہلحدیث اور دیوبندی حضرات اکثر یہ بات کہتے ہیں۔
کہ اعلیٰحضرت مجدّد امام احمد رضا نے ان کے پیشوا شاہ اسماعیل دہلوی پہ کفر کا
فتویٰ لگایا تھا۔ حالانکہ دیوبندیوں کے امام شاہ اسماعیل دہلوی کے خلاف
کفر کا سب سے پہلا فتویٰ خود اُسکے چچازاد بھائیوں اور اُن کے چچا شاہ
رفیع الدین محدث دہلوی کے بیٹے مولانا شاہ مخصوص اللہ محدث دہلوی اور
مولانا شاہ محمد موسیٰ محدث دہلوی نے صادر کیا۔ اعلیٰحضرت مجدّد امام احمد رضا
توکفر کے اس فتویٰ کے چالیس سال بعد پیدا ہوئے۔ یہ تو بیان تھا کہ ــــ

دوسرے گروہ کا آغاز کیسے ہوا

آئیے! اب ہم اس گروہ کے ملکی اور غیر ملکی کفّار کے ساتھ تعلق کا
جائزہ لیں۔ ہم نے پہلے یہ بات بیان کر دی ہے کہ حضرت مجدّد الف ثانی،

1ـ دیباچہ تحقیق الفتویٰ صفحہ 34

Marfat.com

حضرت شاہ ولی اللہ اور حضرت شاہ مخصوص اللہ محدث دہلوی کے گروہ کے نزدیک ہندو کافر اور غیر ملکی کافر دونوں مسلمانوں کے دوست نہیں تھے۔ انہوں نے دونوں کفار کو رد کیا۔ اور کسی ایک کافر کے ساتھ بھی تاریخ کی کتابوں میں ان کا گٹھ جوڑ ثابت نہیں ہوتا ہے۔ جبکہ اس دوسرے گروہ کے ابتدائی علمار غیر ملکی کفار انگریز کے دوست بنے رہے اور پھر جب ایسے حالات پیدا ہوئے کہ اب تو انگریز ایک نہ ایک دن برصغیر کو چھوڑ کر چلا جائے گا۔ اور انگریزوں کا مزاج چونکہ جمہوری ہے۔ لہٰذا وہ اقتدار چھوڑ کر برصغیر کی اکثریت آبادی کے نمائندوں کے حوالے ہی کر کے جائے گا۔ یہ بات اہلحدیث اور دیوبندی حضرات کے دماغ میں ایسی بیٹھی کہ وہ جلدی سے ہندوؤں اور انکی جماعت کانگریس کی گود میں جا بیٹھے۔ انہیں پکا یقین ہو گیا تھا کہ اقتدار ہندوؤں کے ہاتھ میں ہی آئے گا۔ اس گروہ کے سابقہ علمار تو غیر ملکی کفار انگریز کے ساتھ گٹھ جوڑ میں اپنی زندگیاں پوری کر چکے تھے۔ لیکن نئے حالات کے تحت بعد کے دیوبند علمار نے پلٹا کھایا اور جمیعت العلمائے ہند قائم کی اور ہندوؤں کی جماعت کانگریس سے گٹھ جوڑ کر لیا۔ کچھ یاد نہ رہا کہ اب تک علمارِ حق میں ایک قدر مشترک تھی کہ انہوں نے ایک کافر کو دوست اور دوسرے کافر کو دشمن قرار نہیں دیا بلکہ کافر خواہ ملکی ہو یا غیر ملکی وہ مسلمان کا دشمن ہے ——— اب ان کو یقین ہو گیا تھا۔ کہ آخر انگریز نے جانا ہے۔ ہندو کو اقتدار ملنا ہے۔ لہٰذا اقتدار میں ان کا حصہ پکا ہے

کافروں کی ایک مشہور حکمت عملی

کافر خواہ یہودی ہو یا انگریز، ہندو ہو یا کیمونسٹ۔ اُن کی ایک مشہور

Marfat.com

حکمتِ عملی ہے۔ کہ وہ ہمیشہ مسلمانوں میں اُس گروہ کو سپورٹ کرتے ہیں۔ جس گروہ نے اپنا نیا عقیدہ اختیار کر لیا۔ کفار کی اس حکمتِ عملی کی مصلحت یہ ہے۔ کہ وہ یہ چاہتے ہیں۔ کہ اسلام میں ہر نئے فرقے کی حوصلہ افزائی اور مالی امداد کی جائے۔ تاکہ وہ فرقہ ایک طاقتور وجود اختیار کر لے۔ اور یوں مسلمان قوم متحارب گروہوں میں تقسیم ہو جائے [1]

---

[1] ۔ آج بھی آپ کفار کی اس حکمتِ عملی کا نظارہ کر سکتے ہیں۔ یہودی سعودی عرب کے وہابی حکمران برسرِ اقتدار ہیں۔ حالانکہ کتنی بے غیرتی اور شرم کی بات ہے۔ کہ امریکہ نے "اسرائیل" کا ناسور عرب ممالک کے بیچ میں پیدا کیا۔ اور پھر اسرائیل کو اسلحہ سے اتنا لیس کر دیا۔ کہ اُسکی طرف کوئی آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھ سکتا۔ اسکے باوجود عرب ممالک اُسی امریکہ کے پٹھو بنے ہوئے ہیں۔ اس کا مطلب کیا ہے۔ اس کے دو ہی مطلب ہیں۔ کہ یا تو یہ عرب ملک بھی اسرائیل کے قیام میں برابر کے شریک ہیں۔ یا پھر وہ اتنے بے شرم ہو گئے ہیں۔ کہ انہیں تو صرف اُنکے اقتدار کی حفاظت کرنے والا ملک چاہیئے۔ خواہ وہ دس اسرائیل مسلمانوں کی سرزمین پر قائم کر دے —— اقتدار، حکمرانی اور دولت وجاہ کیلئے اتنا گر جانا اور پھر مسلمان بھی کہلوانا —— اتنی بڑی منافقت! —— کیا روزِ قیامت کی کوئی پرواہ ہی نہیں رہی! —— کیا کلمہ طیبہ کے پہلے حصّہ پر بھی ابھی تک ایمان نہیں لائے ہو! یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

جب مرزا غلام احمد نے قادیانی مذہب ایجاد کیا۔ تو انگریزوں نے قادیانیوں کو بے تحاشا جائیدادیں اور جاگیریں دیں۔ اسی خوشی میں ایک قادیانی مسٹر باجوہ کو ریلوے وزیر بنا دیا گیا۔ اسی طرح انگریز جب اس نتیجہ پر پہنچ گیا۔ کہ وہابیہ / اہلحدیث ایک متشدد گروہ ہے۔ مسلمانوں کو مشرک اور کافر قرار دے کر عالمِ اسلام میں پھوٹ ڈالنے کیلئے اس گروہ سے بہتر اور کوئی گروہ نہیں ہے۔ لہذا امریکہ اور اُس کے حواریوں نے منصوبہ یہ بنایا کہ کسی نہ کسی طرح مسلمانوں کے مقدس مقامات (خانہ کعبہ اور مدینہ منورہ) پر اس گروہ

Marfat.com

...یہ) کا کنٹرول ہو جائے۔ لہٰذا مکہ اور مدینہ پر اس گروہ کا قبضہ کروا دیا گیا ـــــ انگریز کفار نے مسلمانوں کے اندر وہابی سعودی حکمرانوں کو اور ـــــ باہر اسرائیلی یہودیوں کو مکمل تحفظ و استحکام دیکر بظاہر ایک ایسی شاندار کامیابی حاصل کر لی ہے۔ کہ اب کبھی بھی مسلمان ایک پلیٹ فارم پر جمع نہیں ہو سکیں گے۔ اور ہمیشہ آپس میں ایک دوسرے کے خلاف صف آرا رہیں گے ـــــ مستقبل میں انگریز کفار کا اگلا قدم قادیانیوں کی ریاست قائم کرنے کا ہے۔ قادیانیوں کی حالیہ سرگرمیوں سے اس منصوبہ کی واضح نشاندہی ہوتی ہے۔ مختصر یہ کہ انگریز نے کروڑوں مسلمانوں سے نپٹنے کے لیے۔ اسرائیل۔ قادیانی اور سعودی حکمران (وہابیہ) پیدا کر دیئے ہیں۔ اور ان تین "ماتحت طاقتوں" کو ایسے وسائل فراہم کر دیئے ہیں۔ کہ تینوں طاقتیں اپنے انگریز آقا کے مشن کو شعوری یا لاشعوری طور پر پورا کرنے کیلئے ہر اسلامی ملک میں مختلف اقلیتی گروہوں کی پشت پناہی اور مالی امداد کر رہی ہیں۔ تاکہ ہر اسلامی ملک کے مسلمانوں کی اکثریت کے خلاف محاذ آرائی کا بازار گرم رہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آج قادیانوں کو اسرائیل کی پشت پناہی حاصل ہے۔ اور سعودی حکمران پاکستان اور ایران کے مسلمانوں کی اکثریت کے خلاف اہلحدیث اور دیوبندی فرقوں کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔ اس کے ثبوت تو بے شمار ہیں۔ یہاں ایک ثبوت بیان کر دینا ہی کافی ہے۔ کہ پاکستان کے مسلمانوں کی اکثریت سنی رضوی کے تمام علمائے کرام پر مکہ شریف اور مدینہ شریف بلکہ سعودی بلاک کے تمام عرب ممالک میں داخلے پر سعودی مطلق العنان حکمرانوں نے پابندی عائد کر رکھی ہے۔ جبکہ آج تک کسی اہلحدیث اور دیوبندی عالمِ دین پر پابندی نہیں لگائی گئی۔ اسی طرح ایرانیوں کے شیعہ علماء پر بھی مختلف قسم کی پابندیاں عائد ہیں۔

حالانکہ ماضی کے دیوبندی علماء کی کتابوں کو پڑھا جائے۔ تو انہوں نے بھی سعودی حکمرانوں کے فرقہ وہابیہ کے خلاف کافی زہر اگلا ہے۔ اور فرقہ وہابیہ کے علماء کے خلاف کفر کے فتوے لگائے ہیں۔ لیکن چونکہ ہندوستان کے اہلحدیث اور دیوبندی اندر سے بلحاظِ عقائد تقریباً ایک جیسے ہیں

میں کارفرما ملیگی اور کوئی دور ایسا نہیں ملیگا جس پر یہ حکمتِ عملی اثر انداز نہ ہوئی ہو۔

(بقیہ حاشیہ) برصغیر میں ان دونوں فرقوں کا بانی، پیشوا اور امام بھی ایک ہی ہے۔ یعنی مولانا شاہ اسمٰعیل دہلوی

—— تیسری قدر مشترک یہ ہے۔ کہ یہ پاکستان اور ہندوستان کے اقلیتی فرقے ہیں —— چوتھی بات یہ ہے۔ چونکہ ان دونوں فرقوں کا تعلق اُس گروہ سے ہے۔ جو کہ انگریزوں کا ہمدرد رہا اور پھر ہندوؤں کے ساتھ گٹھ جوڑ کر کے دو قومی نظریہ (پاکستان) کی مخالفت کی۔ اب چونکہ پاکستان میں رہ کر براہِ راست اندرونی کفار یا غیر ملکی کفار سے گٹھ جوڑ ناممکن ہوگیا ہے۔ لہذا انہوں نے سعودی حکمرانوں سے دوستی کے ذریعے اپنی اس قدیم روایت کو زندہ رکھا ہوا ہے۔ سعودی حکمرانوں کا منظورِ نظر ہونا گویا امریکی انگریز کفار کا منظورِ نظر ہونا ہے۔ اور امریکی کفار سے کسی بھی درجہ کی وابستگی کا مقصد اسرائیلی یہودیوں سے وابستگی ہے۔ شعوری یا لاشعوری طور پر یہ قدیم بیماری آج کے جدید دور میں بھی ان دونوں فرقوں میں موجود ہے۔

—— پانچویں مجبوری ان دونوں فرقوں کی یہ ہوگئی ہے۔ کہ یہ اپنے سابقہ اماموں اور پیشواؤں کے سعودی وہابیوں کیخلاف فتووں کو بھول گئے ہیں۔ اور اپنے عقائد کو دورِ جدید کے مفادات کے تحت بدل لیا ہے۔ یعنی اب انہوں نے مکمل سعودی وہابیت اختیار کر لی ہے۔ تاکہ اپنے فرقوں کو زندہ رکھنے کیلئے سعودی سرمایہ کام آجائے —— سرمایہ کیلئے عقیدہ بدلنے سے انہیں کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔ اس لئے کہ جب کوئی مسلمان بھٹک کر دیوبندی عقائد اختیار کر لیتا ہے۔ تو تھوڑے دنوں کے بعد وہ گمراہی کی دوسری سیڑھی "وہابیت و اہلحدیث" پر پہنچ جاتا ہے۔ اور وہ وہابی بن جاتا ہے —— چوتھی سٹیج نیچریت کی ہے اور نیچری بننے کے بعد ترقی کرتا ہوا آخرکار وہ ملحد (دینِ حق سے پھر جانیوالا) ہو جاتا ہے۔ یہ بات میں نہیں کہہ رہا بلکہ برصغیر کے اہلحدیث اور دیوبندیوں کے متفقہ امام ابو الکلام آزاد کہہ رہے ہیں۔ چونکہ مولانا ابو الکلام آزاد کے والد حضرت مولانا خیر الدین علیہ الرحمہ ایک صحیح العقیدہ سنی عالمِ دین تھے۔ اور ابو الکلام آزاد نے اپنے عقائد بدل کر وہابیہ عقائد اختیار کر لئے تھے۔ اپنے والد کے حوالے سے بات کرتے ہوئے مولانا ابو الکلام آزاد کی زبان سے الفاظ نکل گئے۔ "والد مرحوم (مولانا خیر الدین) کہا کرتے تھے کہ گمراہی کی موجودہ ترتیب یوں ہے کہ پہلے (دیوبندیت کے بعد) وہابیت، پھر نیچریت، نیچریت کے بعد تیسری قدرتی منزل جو الحاد قطعی کی ہے۔ اُس کا وہ ذکر نہیں کرتے تھے اس لیے کہ وہ ——

Marfat.com

اور ملکی یا غیر ملکی کفّار نے مسلمانوں کو زیر کرنے کے جو بھی حربے استعمال کئے اُن میں یہ حکمتِ عملی ہمیشہ سرفہرست رہی ______

(بقیہ حاشیہ) نیچریت ہی کو الحاد قطعی سمجھتے تھے۔ لیکن میں تسلیم کرتے ہوئے اتنا اضافہ کرتا ہوں کہ منزل الحاد ہے۔ اور ٹھیک ٹھیک مجھے یہی پیش آیا۔ سر سید احمد خاں مرحوم کو بھی پہلی منزل وہابیت ہی پیش آئی تھی۔ (کتاب:۔ آزاد کی کہانی صفحہ 381) ابوالکلام آزاد اس تحریر میں آخر یہ خود تسلیم کیا ہے۔ کہ تیسری منزل الحاد (دین سے پھر جانا) ہے۔ اور پھر وہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ سرسید احمد خاں بھی پہلے وہابی ہوا۔ اور پھر نیچری کی منزل پر پہنچا۔ گویا مولانا ابوالکلام آزاد بھی اپنے تجربہ کی بنیاد پر یہ تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکے کہ اگر کوئی مسلمان ایک بار وہابیت اختیار کر لے تو وہ قدرتی طور پر بڑی تیزی سے دوسری منزل نیچریت اور پھر تیسری منزل "الحاد" پر پہنچ کر ہی دم لیتا ہے۔

اسلامی ساتھیو!

____ اب تک جو حقیقت حال بیان کی گئی ہے۔ اُسکو پڑھنے کے بعد سچے مومن کا دل بیٹھنے لگتا ہے۔ کہ اب کیا ہوگا؟ ____ لیکن اسرائیلی یہودیوں، قادیانیوں، سعودی وہابیوں اور انکے بالتو گروہوں کی "حق پرستوں" کے خلاف سازشوں میں بھی خدا وند کریم کی طرف سے ضرور کوئی حکمتِ عملی ہے۔ یہ تمام واقعات وحالات عنقریب ایک بڑے انقلاب کا پیش خیمہ ثابت ہوں گے۔ ایران میں انقلاب آچکا ہے۔ اور دوسرا انقلاب دیکھیں کب اور کدھر سے آتا ہے۔ کفّار، منافقین اور انکے حواریوں کی طرف سے انقلاب کو دبانے کے تمام حربے استعمال ہوں گے۔ ہو سکتا ہے۔ ایک انقلاب دبا دیا جائے۔ لیکن ظلم، باطل اور منافقت کے خلاف ایک انقلاب نہیں آیا کرتا ہے۔ انقلاب پہ انقلاب آتے چلے جاتے ہیں۔ اور آخر کار ایک انقلاب ایسا آتا ہے۔ کہ پھر ظلم باطل اور منافقت کا عروج زمین بوس ہو جاتا ہے۔ اور انقلاب حق پرستوں کی فتح کے نعرے بلند کر رہا ہوتا ہے ____ نعرہ تکبیر۔ اللہ اکبر ____ نعرہ رسالت۔ یا رسول اللہ ____ ظلم مردہ باد ____ باطل مردہ باد ____ منافقت اور انکے حواری مردہ باد ______

Marfat.com

لہذا ہندوؤں کی سیاسی جماعت کانگریس نے اسی حکمت عملی کے تحت علمائے دیوبند واہلحدیث کو اپنا بازو بنالیا۔ پاک وہند کی تاریخ سے تھوڑی سی واقفیت رکھنے والا مسلمان بھی یہ جانتا ہے۔کہ " دارالعلوم دیوبند " ایک ایسا گڑھ بن گیا تھا۔ جو کہ ہندو مسلم اتحاد کا داعی تھا۔ اور مسلمانوں کیلئے علیحدہ مملکت کا مخالف تھا۔ ابھی گذشتہ سالوں جب دارالعلوم دیوبند کی صد سالہ تقریب منعقد ہوئی تو دینی ادارہ " دارالعلوم دیوبند " کی سٹیج پر مہمان خصوصی (ایک کافرہ اور وہ بھی عورت) اندرا گاندھی تھی۔ " علمائے حق " کے نزدیک تمام کافر اسلام کے دشمن ہوتے ہیں۔ خواہ وہ اندرون ملک کے ہندوؤں یا غیر ملکی انگریز وغیرہ ——— اور اسی عقیدہ پر محمود غزنوی کے دور سے لے کر شاہ ولی اللہ محدث دہلوی تک تمام علمائے حق قائم رہے۔ اُس کے بعد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے گھرانہ کے پہلے گروہ[1] کے " علمائے حق " بھی اسی عقیدہ پر قائم رہے۔ اس گروہ کے متعلقین میں سے کوئی ایک عالم دین بھی تاریخ میں نہیں ملے گا۔ جس نے انگریز سے گٹھ جوڑ کیا ہو یا ہندوؤں سے اتحاد کی پینگیں بڑھائی ہوں۔

---

[1]: اس گروہ کے علماء کی فہرست بہت طویل ہے۔ چند علمائے حق کے نام بات واضح کرنے کیلئے کافی ہیں۔

* شاہ رفیع الدین محدث دہلوی علیہ الرحمہ
* شاہ عبدالعزیز محدث محدث دہلوی علیہ الرحمہ
* مولانا شاہ مخصوص اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ } شاہ رفیع الدین کے بیٹے اور شاہ اسمٰعیل دہلوی کے چچازاد بھائی۔
* مولانا شاہ محمد موسیٰ محدث دہلوی علیہ الرحمہ }
* مولانا شاہ فضل حق خیرآبادی (شاہ عبدالعزیز دہلوی کے ارشد تلامذہ)

Marfat.com

اِس تفصیل کا مقصد

اپنے عقائد تبدیل کر لینے والے علماء، وافراد کے گروہ کی تفصیل بیان کی گئی اُس کا صرف مقصد یہ ہے کہ شاہ اسماعیل دہلوی اور مولانا عبدالحئی اور اُس کے پیروکاروں کی تاریخ کے مطالعہ سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ یہ پورا گروہ یا تو انگریز سے گٹھ جوڑ کئے ہوئے ملتا ہے۔ یا پھر ہندوؤں کے ساتھ مل کر متحدہ ہندوستان کے قیام اور مسلمانوں کیلئے الگ اسلامی مملکت کی مخالفت کرتا نظر آتا ہے۔

(بقیہ حاشیہ)

* مولانا منور الدین دہلوی (شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے شاگرد لعد شاہ اسمٰعیل دہلوی کے ہم سبق و ہم جماعت)
* علامہ فضل رسول عثمانی بدایونی۔
* علامہ مولانا شاہ احمد سعید مجددی (کتب احادیث کیلئے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی سے اجازت یافتہ۔
* حضرت مولانا خیر الدین رحمۃ اللہ علیہ (مولانا منور الدین دہلوی کے نواسے اور مولانا ابو الکلام آزاد کے والد - یاد رہے کہ مولانا خیر الدین ایک صحیح العقیدہ سُنی عالم دین تھے۔ لیکن اُن کے بیٹے مولانا ابوالکلام آزاد نے غلط عقائد اختیار کر لیے۔ مولانا خیر الدین رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے بیٹے کی اس بدمذہبی کا سخت ملال رہا) وغیرہ وغیرہ۔ آج سے پونے دوسو سال (175 سال) پہلے جب شاہ ولی اللہ کے پوتے شاہ رفیع الدین محدث دہلوی کے بیٹے اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ کے شاگرد شاہ مخصوص اللہ محدث دہلوی اور شاہ موسیٰ دہلوی نے اہلحدیث اور دیوبندیوں کے بانی اور پیشوا کے خلاف کافر اور مرتد ہونے کا فتویٰ دیا۔ تو اس فتویٰ پر برصغیر کے بہت سے علماء نے دستخط کیے۔ اور اس فتویٰ کی حمایت کی۔ اگر اُن علماء میں سے کچھ علماء کے نام بھی لکھے جائیں تو کافی جگہ چاہئے

Marfat.com

اسلامی ساتھیو! آپ نے دیکھا کہ برصغیر میں علماء کے ایک گروہ نے اپنے
عقاید تبدیل کیے۔ پھر اُن کی زندگی ہی میں کفر و ارتداد کے فتوے صادر ہوئے۔
مگر اُن سے توبہ کی توفیق نہ ہوئی۔ عقائد تو خراب ہو ہی گئے تھے۔ اس گروہ
نے اپنے آپ پر ایک ظلم اور کیا کہ پہلے انگریزوں سے گٹھ جوڑ رکھا۔ پھر ہندوؤں
سے اتحاد کر کے مسلمانوں کے لیے الگ اسلامی ریاست کی مخالفت کی۔ حالانکہ عالم
دین نے ایک مثال قائم کرنی ہوتی ہے۔ وہ دُنیا وی مصلحتوں اور مفادات
کے تحت فیصلے نہیں کرتا بلکہ وہ قرآن و سُنت کے مطابق اپنا موقف اختیار کرتا
ہے۔ اور اُس پر عمل کر کے دکھاتا ہے۔ وہ نہ غیر ملکی کفار سے اتحاد کرتا ہے۔
اور نہ اندرون ملک کسی کافر ہندو سے اتحاد قائم کرتا ہے۔ بلکہ اُس کے نزدیک ہر
کافر اسلام کا دشمن ہے۔ خواہ ملکی ہو یا غیر ملکی ـــــ یہ موقف معمولی موقف
نہیں ہے۔ یہ موقف تو مسلمانوں کا مقصدِ حیات ہے۔ اور اگر اِس موقف کو کامیابی
نصیب ہو جائے۔ یعنی کافر الگ ہو جائیں اور مسلمانوں کو الگ خطۂ زمین اور آزادی
مِل جائے۔ تو پھر اِس موقف (یعنی دو قومی نظریہ) کی عظمت کا تصور کیجئے۔ سبحان اللہ
قربان جائیں اِس موقف پر ثابت قدم رہنے والے "علماءِ حق" کی وسعتِ نظر پہ
ـــــ دو قومی نظریہ کیا ہے۔ یہی کہ کفار خواہ ملکی ہوں یا غیر ملکی اُن کے ساتھ مسلمانوں
کا نبھاہ نہیں ہو سکتا ہے۔

اسلامی ساتھیو! اب آپ دو "قومی نظریہ" کا اصل مفہوم سمجھ گئے ہیں۔
برصغیر میں دو قومی نظریہ کا آغاز دراصل اُسی دن ہو گیا تھا جس دن پہلے مسلمان
نے اپنا قدم سرزمین برصغیر پر رکھ دیا تھا۔ پھر صوفیائے کرام اور اولیائے عظام
نے تو دو قومی نظریہ پہ استقامت کا وہ ثبوت دیا کہ رہتی دنیا تک ان کا
کردار فراموش نہیں کیا جا سکے گا۔ کسی صوفی اور ولی نے کافروں کے کسی گروہ

Marfat.com

سے اتحاد اور گٹھ جوڑ نہیں کیا ۔ بلکہ وہ تو جاہ و منصب اور حکمرانوں کے درباروں سے بھی دور رہے ۔ انہوں نے کبھی سوچا تک بھی نہیں کہ کافروں، حکمرانوں اور دولت مندوں سے اتحاد کر کے اسلام کی تبلیغ کریں ۔ بلکہ جب خواہش ہوئی ۔ وہ خود چل کر اللہ کے مقبول اولیاء کرام کی قدم بوسی کیلئے گیا ۔ مرادیں حکمرانوں کے درباروں سے نہیں ملتی تھیں ۔ بلکہ حکمران کامل بزرگوں کے در سے جھولیاں بھرتے تھے ۔

پھر " دو قومی نظریہ " کو عظیم محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی ـــــ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی ـــــ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ـــــ شاہ مخصوص اللہ محدث دہلوی ـــــ شاہ محمد موسیٰ محدث دہلوی ـــــ حضرت علامہ بحر العلوم فرنگی محلی، مولانا محب النبی فخر الدین چشتی دہلوی ـــــ شہید آزادی علامہ فضل حق خیر آبادی علامہ مولانا منور الدین دہلوی ـــــ مولانا فضل رسول عثمانی بدایونی ـــــ مولانا مفتی ارشاد حسین مجددی رام پوری ـــــ علامہ مولانا شاہ احمد سعید مجددی ـــــ نے زندہ رکھا ۔ پھر " دو قومی نظریہ " کے خلاف برصغیر میں کفار کی طاقت نے اسا زور پکڑا کہ مسلمانوں کا ایک گروہ کھل کر کفار کا ہمنوا بن گیا ۔ اور " علماءِ دیوبند " نے باضابطہ ہندو کفار سے اتحاد کر لیا ۔ برصغیر میں دینِ اسلام پر یہ نازک ترین دور تھا ۔ لیکن اس دور میں " علمائے حق " کے گروہ میں اللہ تعالیٰ نے ایک شخصیت اعلیٰ حضرت مجدد امام احمد رضا پیدا کر دی ۔ جس نے اپنی تحقیق، فکر اور تبحرِ علمی سے ہندو کفار کے اتحادی علمائے دیوبند اور علمائے اہلحدیث کے باطل عقائد کا رد کیا ۔ اور اس نے وقتی مصلحتوں اور سنگین ترین حالات کی پرواہ کئے بغیر دینِ اسلام کیلئے حقیقی موقف اختیار کیا کہ ہندو بھی کافر ہے اور انگریز بھی کافر ہے ۔ ہر کافر ہمارا دشمن ہے ـــــ یہ بہت بڑا موقف تھا ۔

Marfat.com

جس کی حفاظت ماضی میں علمائے حق کرتے آئے تھے۔ بظاہر یہ چند الفاظ ہیں۔ کہ ہندو کفار ہوں یا غیر ملکی کفار ہوں مسلمانوں کا اتحاد کسی سے نہیں ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ الفاظ دراصل " دو قومی نظریہ " ہیں ـــــ اس موقف پر اُس دور میں قائم رہنا جس دور میں علامہ اقبال علیہ الرحمہ اور قائدِ اعظم محمد علی جناح علیہ الرحمہ ایسے ذہین لوگ بھی ہندو مسلم اتحاد کے داعی تھے۔ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ ایک محققِ اعظم ہی یہ کام کر سکتا ہے اور ایسے نازک وقت میں ایک ایسے امام کے پاؤں ہی ڈگمگانے سے بچ سکتے ہیں۔ جس کو خداوند تعالیٰ کی مدد اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تائیدِ نظر حاصل ہو۔ بعد میں علامہ اقبال اور محمد علی جناح نے بھی اپنا موقف تبدیل کیا۔ اور " دو قومی نظریہ " کا موقف اختیار کیا۔ جوں ہی مسلم لیگ نے " دو قومی نظریہ " کے موقف کا اعلان کیا۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ برِصغیر کے وہ تمام علمائے حق جو کہ اعلیٰحضرت مجدد امام احمد رضا (بریلوی) کے مکتبۂ فکر سے تعلق رکھتے تھے۔

ان علماء کرام کی تعداد ہزاروں تھی۔ امیرِ ملت حضرت پیر جماعت علی شاہ علی پوری، صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مرادآبادی مولانا شاہ ضیاء الدین احمد قادری مدنی کی پاکستان کیلئے سرگرمیوں کو کون نہیں جانتا ہے۔ اور بنارس میں منعقدہ سُنی علماء کی پاکستان کے حق میں عظیم ترین کانفرنس تو اِن تمام حقائق پر ایک مہرِ تصدیق کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ پاکستان کے نام نہاد تاریخ داں اور مورخین اپنی تاریخ کی کتابوں کے اوراق کو اُن من گھڑت اور خود ساختہ واقعات سے سیاہ کرتے رہے ہیں۔ جن کا قیام پاکستان اور " جدوجہدِ مسلمانانِ برِصغیر " سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

Marfat.com

گروہی تعصّب اور فرقہ پرستی اب ختم ہونی چاہئے

یوں تو پاکستان کا پورا تعلیمی نظام بے مقصد ہے۔ اور قومی تقاضوں سے ہم آہنگ نہیں ہے۔ لیکن کسی بھی تعلیمی نظام کی ابتدا "تاریخ" سے ہوتی ہے۔ اور جس قوم کی تاریخ کی کتابیں اسلامی طرز کی بجائے مغربی طرز پر مرتب کی گئی ہوں۔ اور اُس میں بھی خود ساختہ اور من گھڑت واقعات وحالات بیان کر دیئے گئے ہوں۔ تو اِس سے اُس قوم کے تعلیمی نظام کے دیوالیہ پن کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے ـــــ اگر پاکستانی مسلمانوں کیلئے صحیح تاریخ لکھنے کی بات کی جاتی ہے۔ تو کہا جاتا ہے کہ یہ تو گروہی تعصب اور فرقہ پرستی ہے۔ اسے کہتے ہیں ـــــ الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔

"گروہی تعصب اور فرقہ پرستی دراصل یہ ہے کہ حقیقی تاریخ کو نظر انداز کر کے خود ساختہ اور من گھڑت تاریخ قوم پر مسلط کر دی جائے۔

یہی وجہ ہے کہ آج پاکستان میں گروہی تعصب اور فرقہ پرستی عروج پر ہے۔ اور اس کو ختم کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے۔ کہ غلط، من گھڑت اور خود ساختہ تاریخی کتابوں کو آگ لگا دی جائے۔ اور پاکستانی قوم کیلئے ایک صحیح اور حقیقی تاریخ مرتب کی جائے۔

سکولوں اور کالجوں میں غلط تاریخ

قیامِ پاکستان کے بعد سکولوں اور کالجوں میں غلط مرتب شدہ تاریخ کی کتابیں پڑھائی گئیں۔ یہ ایک اتنا بڑا قومی المیہ ہے۔ کہ اسکے ازالہ کیلئے سال ہا سال درکار ہیں۔ لیکن مایوسی کی کوئی بات نہیں ہے۔ صبح کا بھولا شام کو گھر آجائے تو اُسے بھولا ہوا نہ کہا جائے۔ بلا تاخیر ہمارے تاریخ دان اس منصوبہ پر کام شروع کر دیں۔ اور جو مسلمان بھائی چیدہ چیدہ تاریخی حقائق جاننا چاہتے ہیں۔ انکے لیے حسب ذیل کتب کا مطالعہ مفید ہوگا۔

1۔ سید احمد شہید کی صحیح تصویر از وحید احمد مسعود بدایونی (2) امتیازِ حق از راجہ غلام محمد۔
3۔ حقائق تحریک بالاکوٹ از شاہ حسین گردیزی (4) تاریخ تناولیاں از سید مراد علی۔

اگر تاریخوں میں غلط اور من گھڑت واقعات کی تفصیل پیش کی جائے۔ تو اس کے لیے الگ کتاب درکار ہے۔ برصغیر میں مسلمانوں کی جدوجہد کے واقعات میں وہ کونسا موڑ نہیں ہے۔ جہاں غلط بیانی سے کام نہ لیا گیا ہو۔ اور

Marfat.com

۔جس کو ماضی کی تاریخ میں بدنیتی کے ساتھ پیش نہ کیا گیا ہو۔

کئی معصوم نسلوں کو تباہ کر دیا گیا

پاکستان کی تاریخ لکھنے والے نام نہاد مورخین نے ایسی من گھڑت اور غیر مستند تاریخ کی کتابیں لکھیں اور پھر ان کو پاکستان کے سکولوں اور کالجوں کے درسی نصاب میں شامل کر دیا گیا۔ کہ آج پوری نسل مسلمانوں کی اصل اور حقیقی تاریخ سے محروم ہے۔ جب نوجوان نسل سے صحیح واقعات بتائے جاتے ہیں۔ تو وہ حیران رہ جاتے ہیں اور برجستہ سوال کرتے ہیں کہ

حکومت پاکستان انکوائری کرے

کہ یہ بھیانک غلطی کیسے ہوئی۔ کس نے کی۔ اس غلطی کو کرنے والے ہاتھ کونسے تھے۔ اور اس سازش میں کون کون شریک تھے۔ اُن میں سے جو جو لوگ زندہ ہیں۔ ان کے خلاف مقدمات قائم کر کے باقاعدہ کیس (CASE) کو اعلیٰ عدالت کے سپرد کر دینا چاہیئے۔ یا پھر سپریم کورٹ کے ججوں پر مشتمل ایک کمیشن بٹھایا جائے۔ جو اس بھیانک منصوبہ کے اصل مجرموں کو بے نقاب کرے۔

اس دوران

محب وطن مورخین اور دانشور

ایسا کریں کہ وہ ایک صحیح مستند اور اصل حقائق پر مبنی "تاریخ پاک و ہند"

Marfat.com

تحریر کرنے کا آغاز کردیں ۔ اور مکمل حقائق پر مشتمل تاریخی کتاب کو عوام میں پیش کریں ۔ پریس کانفرنس کے ذریعے معاملہ کی اصل صورت حال کو پیش کریں ۔ اور قومی ذرائع ابلاغ کا بھی یہ فرض ہے ۔ کہ وہ بے بنیاد اور غیر تحقیق شدہ واقعات و تاریخ کو شائع کرنے سے باز رہیں ۔ اور اگر قومی ذرائع ابلاغ میں کوئی غلط نقطۂ نظر شائع بھی ہو جائے تو فوراً اُس کے جواب میں صحیح نقطۂ نظر کو شائع کیا جائے ۔

تاریخ کی کتابیں کن کے لئے

تاریخ کی کتابیں کن لوگوں کیلئے ہوتی ہیں ؟ جواب یہی ہے ۔ کہ کسی ملک میں جن لوگوں کی اکثریت ہوتی ہے ۔ دراصل تاریخ میں ان کے ماضی کو اور اُن کے تاریخی واقعات کو اولیت اور مرکزی حیثیت دی جاتی ہے ـــــ کیا کبھی ایسا ہو سکتا ہے کہ ایک ملک میں عیسائیوں کی اکثریت ہو ۔ لیکن ان کو مسلمانوں کی تاریخ پڑھائی جا رہی ہو ۔ یا پھر ایک ملک (ایران) میں شیعہ بھائی اکثریت میں ہیں ۔ لیکن اُن کی تاریخ ” سُنی واقعات “ سے بھری پڑی ہو ـــــ ہرگز نہیں ۔ اصول یہی ہے ۔ کہ جس ملک میں جن لوگوں کی اکثریت ہو ۔ ان کے واقعات و عمل کو اولیت دی جائے ۔ اور وہی لوگ ذرائع ابلاغ میں زیادہ ” کوریج “ کے مستحق ہیں ۔

لیکن پاکستان میں اب تک کیا ہوا

افسوس کہ پاکستان میں اب تک اس کے بالکل برعکس ہوتا رہا ۔ ایک شخص

Marfat.com

ایک مجدّد ، ایک امام ، ایک فقیہہ ، ایک محقق ، ایک علم و عرفان کا سمندر ۔

* جسکو پاکستان کے 75 فیصد مسلمان اپنا متفقہ پیشوا تسلیم کرتے ہیں ۔

* برصغیر میں واحد مترجم ہے ۔ جس نے قرآن مجید کا اردو میں ایسا ترجمہ کیا ہے کہ وہ ترجمہ ہر قسم کی غلطی اور کمزوری سے پاک ہے ۔ جبکہ باقی تمام اردو ترجموں میں غلطیاں اور خامیاں ہیں ۔

* جس نے ایک ہزار سے زیادہ کتابیں لکھیں ۔

* جس نے مکہ اور مدینہ کے چاروں اماموں کے مقتدر مفتیوں سے اپنی علمیت کا لوہا منوایا ۔

* مسلمانوں کا واحد روحانی پیشوا ۔ جس کی تعلیمات تھیں کہ ہندو اور انگریز دونوں کافر ہیں ۔ اور دونوں کافر ہمارے لیے برابر ہیں ۔ جتنا ہمارا انگریز دشمن ہے ۔ اتنا ہی ہمارا ہندو دشمن ہے ۔ گویا اعلیٰ حضرت مجدد امام احمد رضا کے اِس عظیم موقف نے

دو قومی نظریہ

کی ہندوستان میں ابتداء کر دی ۔ جب علماء کا ایک گروہ (دیوبند مکتبہ فکر) کانگریس کی گود میں بیٹھ کر مسلمان اور ہندو مل کر زندگی گزارنے کی جدوجہد کر رہا تھا ۔ وہ اتنا نہ سوچ سکا کہ ایک کافر (انگریز) کو نکال کر دوسرے کافر (ہندو) کے ساتھ بغلگیر ہونا کونسا اسلامی طریقہ ہے ـــــ اسلامی طریقہ تو ایک ہی ہے ۔ کہ مسلمان الگ قوم ہیں ۔ اور کافر (خواہ وہ انگریز ہوں یا ہندو یا سکھ ہوں یا عیسائی) الگ قوم ہیں ۔

تفصیل کے لیے دیکھیں المحجۃ المؤتمنہ

Marfat.com

——— مجدد امام احمد رضا نے وہ فکر دی کہ مسلمانوں کو انگریزوں اور ہندوؤں کے پلیٹ فارم کی محتاطی سے بے نیاز کر دیا۔

اتنے عظیم شخص کیلئے المیہ یہ

کہ پاکستان کی تاریخ کی کتابوں میں ماضی میں اُس کا تذکرہ تک نہ کیا گیا۔ پاکستان کی 75 فیصد عوام جس کے فکر کی قائل۔ لیکن پاکستان کی تاریخ کی کتابوں میں اُس کا نام تک نہ آیا۔

* جناب صدرِ مملکت پاکستان
* جناب وزیرِ اعظم پاکستان
* محترم وفاقی وزراء (وزیرِ تعلیم، وزیرِ اطلاعات، اور وزیرِ اوقاف و مذہبی امور) پاکستان
* محترم وزراءِ اعلیٰ (پنجاب، سندھ، سرحد اور بلوچستان) صوبہ جات۔
* محترم صوبائی وزراء (وزیرِ تعلیم، وزیرِ اطلاعات اور وزیرِ اوقاف مذہبی امور) صوبہ جات۔

انصاف کی نظر ادھر بھی۔ روزِ حشر جواب طلبی ہوئی تو کیا منہ دکھاؤ گے۔ پاکستان کے 75 فیصد مسلمانوں کے ساتھ دھوکہ صرف 25 فیصد کی خوشنودی کے لیے ۔ ۔ ۔ ۔

مؤرخینِ حق کو بلا تاخیر اس کام پر مامور کر دیا جائے اور پاکستان میں موجود "جعلی مؤرخین" اور ان

Marfat.com

کی پشت پناہی کرنیوالے بااثر افراد اور اداروں کیخلاف سخت ترین اقدامات کئے جائیں اور ملکی تعلیمی نظام کیلئے ایک بامقصد نصاب بلاتاخیر نافذ کیا جائے ۔ جو قومی تقاضوں اور ضرورتوں سے ہم آہنگی و مطابقت رکھتا ہو ۔

خصوصاً تاریخ کی کتابوں کو اسلامی طرز پر مرتب کرنے اور ان میں حقیقی واقعات و حالات بیان کرنے کے کام کو ترجیحی بنیاد پر سر انجام دینے کے احکامات صادر فرمائے جائیں ـــ کچی آبادیوں اور دیگر سیاسی وعدوں کے لئے ہنگامی بنیاد پر تیز رفتاری سے سالوں کا کام مہینوں میں سرانجام دیا جاسکتا ہے ۔ تو اس عظیم قومی المیہ پر توجہ کیوں نہیں دی جاسکتی ہے ۔

سُلطان المجاہد ـــــــ طاہری

22، اگست ـــــــ سنہ 1986ء

15، ذوالحجہ ـــــــ سنہ 1406ھ

بروز ـــــــ جمعۃ المبارک

(نوٹ)

ـــــ تیسرے منصوبہ کا تعلق معیشت دانوں سے ،

ـــــ چوتھے منصوبہ کا تعلق سیاستدانوں سے اور

ـــــ پانچویں منصوبہ کا تعلق عُلمائے کرام سے ہے

Marfat.com

میرے آقائے نعمت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام ۔ شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

بے سہیم و قسیم و عدیل و مثیل
جوہرِ فردِ عزت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے بیکس کی دولت پہ لاکھوں درود
مجھ سے بے بس کی ثروت پہ لاکھوں سلام

بھائیوں کیلئے ترکِ پستاں کریں
دودھ پیتوں کی نصفت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ ۔ مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

صلی اللہ علیہ وسلم

از :۔ اعلیحضرت مجدد امام

Marfat.com

زلزلہ" اور " زیروزبر"
کے بعد

پیارے طلباء اور نوجوان ساتھیو!

قرآن مجید کا ترجمہ کرنے میں علمائے دیوبند و وہابیہ نے بنیادی غلطیاں کر کے امت مسلمہ کے اندر جو انتشار پیدا کر دیا ہے۔ وہ کتاب " ایک قرآن ایک ترجمہ " کے مطالعہ کے بعد بالکل واضح صورت میں ہمارے سامنے آجاتا ہے۔ دراصل یہ لوگ ایک عام عالم دین تو تھے۔ لیکن تحقیق و فکر کے اُس مقام پر فائز نہ تھے۔ جہاں تائیدِ خداوندی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصی توجہ حاصل ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ انہوں نے نہ صرف قرآن مجید کے ترجمہ و مفہوم بیان کرنے میں بنیادی غلطیاں کر کے مسلمانوں کو گروہوں میں بانٹ دیا۔ بلکہ اُن کا ذہن اور مذہب تضاد کا شکار ہو کر رہ گیا۔

اب آپ سوچ رہے ہوں گے کہ کیا علمائے دیوبند و وہابیہ کا خود ساختہ مذہب و نظریہ واقعی تضادات کا مجموعہ ہے؟

سوچنے کی کیا ضرورت ہے۔ آج ہی علامہ ارشد القادری کی کتاب " زلزلہ " اور پھر انکی دوسری کتاب " زیروزبر " کا مطالعہ کریں۔

Marfat.com

جو نوجوان طالب علم ابھی تک اس تشک میں مبتلا ہو کہ علمائے دیوبند و وہابیہ کا مذہب متضاد نظریوں کا پلندہ نہیں ہے ۔ تو اُسے چاہئیے کہ وہ ارشد القادری کی کتاب " زلزلہ " کا مطالعہ کرے اگر اس آسان نسخہ پر عمل کر کے بھی کوئی بھائی اپنا تشک دُور کرنے کی زحمت نہیں کرتا ہے تو پھر " اپنے آپ پر ظلم " کا وُہ خود ذمہ دار ہے ۔

" زلزلہ " یہ وہی کتاب ہے ۔ جس کو پڑھنے کے بعد دیوبندیوں کے مقبول رسالے " ماہنامہ تجلّی دیوبند " کے سابق ایڈیٹر مولانا عامر عثمانی نے دیوبند مذہب کے اُن واقعات کو دیولہ پر مارنے کی رائے دی تھی ۔ جو اپنے بزرگوں کی عظمت واضح کرنے کیلئے بیان کئے گئے ہیں ۔ اور جو اپنے اندر وہی دیومالائی رنگ رکھتے ہیں ۔ جس کی وجہ سے بریلوی مسلک کو ناقص اور گمراہ قرار دیا گیا تھا ۔ مولانا عامر عثمانی نے تحریر کیا تھا ۔

" حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی ، حضرت مولانا اشرف علی تھانوی جیسے بزرگ جب فتوے کی زبان میں بات کرتے ہیں ۔ تو ان احوال و عقائد کو برملا شرک ، کفر بدعت و گمراہی قرار دیتے ہیں ۔ جن کا تعلق ۔

—— غیب کے علم اور —— روحانی تصرّف اور ——

—— تصوّرِ شیخ اور —— استمدادِ بالارواح ——

جیسے امور سے ہے ۔ لیکن جب طریقت و تصوف کی زبان میں کلام کرتے ہیں تو یہی چیزیں —— عینِ امرِ واقعہ —— عینِ کمالِ ولایت اور —— عینِ علامتِ بزرگی —— بن جاتے ہیں ——

ماہنامہ تجلّی دیوبند ۔ دسمبر و نومبر ۱۹۷۶ء

Marfat.com

کالجوں اور یونیورسٹی کے طلباء

علامہ ارشد القادری کی کتاب "زلزلہ" کی مقبولیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ مخالفین نے اس کے جواب میں چھ سے زیادہ کتابیں لکھی ہیں۔ اس کے باوجود وہ "زلزلہ" کا جواب ابھی تک نہیں دے سکے ہیں۔

"زلزلہ"، "زیر و زبر" اور "تبلیغی جماعت" ان تینوں کتابوں کے اثرات زائل کرنے کیلئے ایک خاص لابی کالجوں اور یونیورسٹی کے طلباء میں علم غیب — الہام — کشف — اور وحی کے موضوعات کی خود ساختہ تشریح کو مختصر اور آسان الفاظ میں بیان پر کام کر رہی ہے۔ اب طلباء اور نوجوانوں کے پاس اتنا وقت تو ہے نہیں کہ وہ مزید تحقیق کریں۔ اور ان موضوعات پر بڑی مفصل اور مدلل کتابوں کا مطالعہ کریں۔ ان مسائل پر اعلیحضرت مجدد امام احمد رضا نے تحقیق کی انتہا کر کے مخالفین کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے خاموش کر دیا ہے۔ لیکن شر اور شیطان کا طریق واردات ہوتا ہے۔ کہ وہ دبک کر بیٹھ جاتا ہے۔ اور جب بھی وقت ملتا ہے۔ داؤ لگاتا ہے۔ حق پرست گروہ کے ذمہ دار افراد کا فرض ہے۔ کہ وہ ہر شعبۂ ہائے زندگی پر گہری نظر رکھیں۔ جہاں شیطانی حملے نئے نئے بہروپ میں نظر آئیں وہیں پر اہل علم اسی انداز سے اُس کا دفاع کریں۔

لہٰذا

علامہ ارشد القادری ایسے قلم کار کی پھر ضرورت ہے۔ کہ وہ ایک ایسی کتاب تحریر کرے کہ جو مذکورہ بالا موضوعات پر مختصر ترین پرکشش کتاب ہو۔ جو آرٹ پیپر پر جدید انداز میں طبع ہو۔ تاکہ کالج اور یونیورسٹی کے طلباء کو ہر سطح پر متوجہ کر سکے۔ کتاب میں سب سے پہلے صحیح عقائد ہوں۔ پھر غلط عقائد کیسا تھ موازنہ ہو۔ اسکے بعد قرآن و سنت کی روشنی میں عام فہم دلائل ہوں۔ اور باطل تصورات کا رد ہو۔

Marfat.com

پانچ منصوبے

Marfat.com

پانچ منصوبے

نہ علم ہے۔ نہ عمل ہے۔ نہ وسائل ہیں۔ بس ایک جذبہ ہے جس کے تحت میں نے اپنی ذات کے سامنے پانچ منصوبے رکھے ہوئے ہیں۔ جن پر اپنی استطاعت و ہمت کے مطابق کام کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہوں۔

پہلا منصوبہ

پہلے منصوبہ کا تعلق میری ذات سے ہے جس کے تحت میں تصنیف و تالیف کے کام میں مصروف ہوں۔ اس منصوبہ کے تحت حسب ذیل کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔

1. ایک قرآن ایک ترجمہ جلد اوّل
2. ایک قرآن ایک ترجمہ جلد دوم
3. ذمہ دار حکومت یا تاریخ دان
4. اعلیٰحضرت اور معیشت مصطفوی

حسب ذیل تالیفات زیر کتابت ہیں۔

1. ارباب سیاست توجہ کریں۔
2. علمائے کرام کی خدمت میں۔
3. موازنہ قرآن فہمی۔

یہ کتابیں زیر تالیف ہیں۔

1. سپریم مین۔
2. سپریمین چودھویں صدی۔
3. سپرمین پندرہویں صدی۔
4. بدعتوں کا اصل مخالف۔

Marfat.com

5 - تین گروہ اور بدعتیں - 6 - چوتھا گروہ کفار
7 - مجدد امام اور دو قومی نظریہ - 8 - سیاسی انتشار اور فرقہ پرستی کے خاتمہ کا واحد فارمولا -
9 - موازنہ حدیث فہمی -

دوسرا منصوبہ

دوسرے منصوبے کا تعلق " مورخینِ حق " سے ہے - پاکستان میں برصغیر پاک و ہند " کی تاریخ کی جو کتابیں ماضی میں سکولوں اور کالجوں کے تعلیمی نصاب میں شامل رہی ہیں - ان میں حقائق کے خلاف واقعات بیان کئے گئے ہیں - اور ایک گہری سازش کے تحت قوم کے نونہالان و نوجوانان اور طلباء کو غلط اور غیر مستند تاریخ پڑھائی جاتی رہی ہے - لہٰذا دوسرے منصوبے کے تحت ہم سب مسلمانوں کا فرض بنتا ہے - کہ ہم پاک و ہند کے " مورخینِ حق " کو تاریخ کی سچی اور مستند کتابیں لکھنے کی طرف متوجہ کریں - اس سلسلہ میں میں نے مختلف " تاریخ دانوں سے خط و کتابت کی ہے - اور مورخین اور خصوصاً حکومت کو متوجہ کرنے کیلئے ایک مختصر رسالہ " ذمہ دار حکومت یا تاریخ دان " تحریر کر کے شائع کیا ہے -

تیسرا منصوبہ

تیسرے منصوبے کا تعلق معیشت دانوں سے ہے - پاکستان کے موجودہ ظالمانہ اور منافقانہ استحصالی معاشی نظام کے مقابلہ میں ہمارے معیشت دانوں کو چاہیئے کہ وہ اسلامی معاشی نظام " معیشتِ مصطفوی " یہ کام

Marfat.com

قدم دار حکومت پاکستان

کریں۔ معیشت دانوں کو اس طرف متوجہ کرنے کیلئے اُن سے خط و کتابت کا پروگرام ہے۔ اور ایک مختصر رسالہ "اعلیٰحضرت اور معیشت مصطفوی" شائع کیا ہے۔ مسلمان بھائیوں سے درخواست ہے۔ کہ وہ بھی خط و کتابت اور دیگر ذرائع سے معاشی ماہرین کی اس طرف توجہ مبذول کرائیں۔

چوتھا منصوبہ

چوتھے منصوبے کا تعلق سیاست دانوں سے ہے۔ بے مقصد سیاست کاری کی حوصلہ شکنی اور بامقصد سیاست کے استحکام کیطرف متوجہ کرنا ہے۔ سیاست دانوں کی توجہ کیلئے ایک رسالہ "سیاست دان توجہ کریں" زیر کتابت ہے۔ سیاست دانوں سے خط و کتابت بھی جاری ہے۔

پانچواں منصوبہ

پانچویں منصوبے کا تعلق ہمارے قابلِ احترام "علماءِ حق" سے ہے۔ اُن سے خط و کتابت جاری ہے۔ اور انہیں متوجہ کرنے کیلئے ایک رسالہ "علمائے کرام کی خدمت میں" زیر کتابت ہے۔

پیارے مسلمان ساتھیو! یہ پانچ منصوبے بہت اہم ہیں۔ ان کا یہاں اس کتاب میں ذکر کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ ہر مسلمان بھائی اپنے چوبیس گھنٹوں میں سے ایک دو گھنٹہ نکال کر ان منصوبوں پر اپنے طور پر کچھ نہ کچھ کام کرتا رہے تو ان شاء اللہ اس سے ایک تو ہمارے تاریخدان، معیشت دان، سیاست کار اور علماءِ کرام اپنے فرائضِ منصبی کا بھرپور احساس کریں گے۔ عوام کی دلچسپی کو دیکھ کر تحقیق کے میدان میں ان کے موجودہ [illegible] ہوں،، جو محقق [illegible] ہوسکا مہینوں میں ہو جائے گا

تصانیف :- ارادہ سلطان المجاہد طاہری

۱- ایک قرآن ایک ترجمہ جلد اوّل ——— تقابل تراجم تسمیہ، سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ تا مشہور آیات۔

2- ایک قرآن ایک ترجمہ جلد دوئم ——— سورہ توبہ تا الناس مشہور آیات مع

3- ایک قرآن ایک ترجمہ مکمل ———
478 صفحات

4- ذمہ دار حکومت یا تاریخدان ——— حکومت اور مورخین متوجہ ہوں۔

5- اعلیحضرت اور معیشت مصطفوی ——— معیشت دان اور علماء متوجہ ہوں۔

تصانیف (زیر کتابت)

6- ارباب سیاست توجہ کریں ——— سیاست دان متوجہ ہوں

7- علمائے کرام کی خدمت میں ——— علمائے کرام توجہ فرمائیں

تصانیف (زیر تالیف)

8- سیرین

9- سیرین چودہویں صدی

۱۰- سیرین پندرہویں صدی

۱۱- بدعتوں کا اصل مخالف

12- تین گروہ اور بدعتیں

13- چوتھا گروہ کفار

14- مجدد امام اور دو قومی نظریہ

15- سیاسی انتشار اور فرقہ پرستی کا واحد فارمولا

16- موازنہ حدیث فہمی

17- موازنہ قرآن فہمی

ناشر:- دفتر لائبریری فکر رضا و طاہر ارادہ ہاؤس چوک رحمانیہ ٹیکسٹائل ملز فیصل آباد (پاکستان)

Marfat.com

تصانیف :- اراؤ سلطان المجاہد طاہری

1 - ایک قرآن ایک ترجمہ جلد اوّل —— تقابل تراجم تسمیہ، سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ تا مشہور آیات۔

2 - ایک قرآن ایک ترجمہ جلد دوئم —— سورہ توبہ تا الناس مشہور آیات

3 - ایک قرآن ایک ترجمہ مکمل —— جلد اوّل و دوئم
478 صفحات

4 - ذمہ دار حکومت یا تاریخدان —— حکومت اور مورخین متوجہ ہوں۔

5 - اعلیٰحضرت اور معیشتِ مصطفوی —— معیشت دان اور علماء متوجہ ہوں۔

تصانیف (زیر کتابت)

6 - ارباب سیاست توجہ کریں —— سیاست دان متوجہ ہوں

7 - علمائے کرام کی خدمت میں —— علمائے کرام توجہ فرمائیں

تصانیف (زیر تالیف)

8 - سیر مین

9 - سیر مین چودہویں صدی

10 - سیر مین پندرہویں صدی

11 - بدعتوں کا اصل مخالف

12 - تین گروہ اور بدعتیں

13 - چوتھا گروہ کفار

14 - مجدد امام اور دو قومی نظریہ

15 - سیاسی انتشار اور فرقہ پرستی کا واحد فارمولا

16 - موازنہ حدیث فہمی

17 - موازنہ قرآن فہمی

دفتر لائبریری فکر رضا و طاہر اراؤ ہاؤس چوک رحمانیہ ٹیکسٹائل ملز فیصل آباد (پاکستان)

Marfat.com

تصانیف :- اراؤ سلطان المجاہد طاہری

۱ - ایک قرآن ایک ترجمہ جلد اوّل —— تقابل تراجم تسمیہ، سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ تا مشہور آیات۔

2 - ایک قرآن ایک ترجمہ جلد دوئم —— سورہ توبہ تا الناس مشہور آیات

3 - ایک قرآن ایک ترجمہ مکمل —— جلد اوّل و دوئم
478 صفحات

4 - ذمہ دار حکومت یا تاریخدان —— حکومت اور مورخین متوجہ ہوں۔

5 - اعلیحضرت اور معیشتِ مصطفوی —— معیشت دان اور علماء متوجہ ہوں۔

تصانیف (زیر کتابت)

6 - ارباب سیاست توجہ کریں —— سیاست دان متوجہ ہوں

7 - علمائے کرام کی خدمت میں —— علمائے کرام توجہ فرمائیں

تصانیف (زیر تالیف)

8 - سیرمین	۹ - سیرمین چودہویں صدی
۱۰ - سیرمین پندرہویں صدی	۱۱ - بدعتوں کا اصل مخالف
12 - تین گروہ اور بدعتیں	13 - چوتھا گروہ کفار
۱۴ - مجدد امام اور دو قومی نظریہ	15 - سیاسی انتشار اور فرقہ پرستی کا واحد علاج مولا
۱۶ - موازنہ حدیث فہمی	۱۷ - موازنہ قرآن فہمی

دفتر لائبریری فکر رضا و طاہر اراؤ ہاؤس چوک رحمانیہ ٹیکسٹائل ملز فیصل آباد (پاکستان)۔

Marfat.com